جنوبی راجستھان میں داؤدی بوہرہ فرقے میں عزاداری محرم

ڈاکٹر ملکہ بوہرہ☆

اہل اسلام کے 'اسماعیلی شیعہ' فرقے میں داؤدی بوہرہ مسلک کا ایک اہم مقام ہے جو اسلام کے تمام اصولوں، روایتوں اور قوانین کو مانتے ہیں۔ ساتھ ہی وہ ''دعوت الحق''[1] کی طے کی ہوئی روایتوں، قوانین اور احکامات پر بھی عمل کرتے ہیں۔ وہ حق کے داعی کے سامنے میثاق (قسم) لیتے ہیں، جس میں اسلام کے اصولوں کو ماننے، ایمان پر قایم رہنے، انسانیت اور اصولوں کو برقرار رکھنے اور تمام گناہوں اور برے کاموں سے دور رہنے کی قسم کھلائی جاتی ہے۔

بوہرہ لفظ گجراتی کے 'وہورہ' یا 'وہورا' لفظ سے بنا ہے جس کا مطب ہے تجارت کرنا یا برتاؤ رکھنا۔ یہ نسل غیر ملکی نہیں ہے، یہاں کے راجپوتوں، برہمنوں، بنیوں کے اسلام قبول کرنے سے وجود میں آئی تھی، جو عام طور پر تجارت کرتے تھے۔ ہندوستان میں اس فرقے کی ابتدا گجرات صوبے میں ہوئی، اس وقت وہاں سدھ راج جے سنگھ (۱۰۹۳ سے ۱۰۳۴) کی حکومت تھی۔ 'مجلس سفینہ' نامی کتاب میں شیخ عبید علی سیف الدین نے بتایا ہے کہ ۴۶۰ ھ میں مصر میں امام مستنصر باللہ (۴۲۰ تا ۴۸۷ھ) کے پاس ہندوستان کے گجرات صوبے کے پاٹن مقام سے دو راجپوت روپ ناتھ و بالک ناتھ گئے تھے۔[2] امام نے انہیں اسلام کی تعلیم دی اور ہندوستان روانہ کیا۔ تب وہ گجرات میں کھمبات کی کھاڑی کے کنارے اترے۔ وہ ہندو سے مسلمان ہوئے تھے، اس لیے راجہ سدھ راج جے سنگھ سے بھاگتے پھر رہے تھے۔ انہیں پیاس لگی تو وہ ایک کھیت کی طرف چل پڑے۔ وہاں ایک کسان (کئی روایتوں میں مالی اور مالن بھی کہا گیا ہے) سے پانی مانگا تو اس نے کھیت میں موجود کنویں کو سوکھا بتایا۔ تب دونوں راجپوتوں نے، جو اب اسلام قبول کرنے کے بعد مولائی نصرُ الدین

☆ اودے پور

۱- دعوت الحق: اسے داعی مطلق بھی کہتے ہیں۔ سیدنا، آقا، مولی بھی اسی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے ... سردار۔ جسے غیب سے امام کی ساری طاقتیں ملی ہوئی ہیں۔

۲- پنڈیار لونڈر، ڈی، گلیا کوٹ درشن، ص ۳۶، نیز (۲) نسیم سحر، محرم ۱۴۲۴، ص ۲، میں روپ ناتھ اور بالک ناتھ کو ناتھ پنتھی برہمن بتایا گیا ہے۔

اور مولائی عبداللہ کے نام سے پہچانے جاتے تھے، کچھ پڑھ کر اپنی کرامات سے کنویں میں پانی پیدا کردیا۔ یہ کرامت دیکھ کر مالی اور مالن نے اسلام قبول کرلیا، ساتھ ہی حق کے داعی کو 'میثاق' دیا۔ ہندوستان میں بوہرہ مسلک کو قبول کرنے والے پہلے عام لوگ یہی دونوں تھے۔[۱] ایک دوسری روایت کے مطابق یمن میں بوہرہ فرقے کے تیسرے داعی سیدنا حاتم بن ابراہیم (قدس اللہ روحہ) کے دور میں ان کی اجازت سے نائب مقرر ہوکر تین شخص مولائی احمد، مولائی عبداللہ، مولائی نورالدین ہندوستان کے کھمبات علاقے کی طرف تشریف لائے۔ اس وقت کھمبات کا شمار ہندوستان کی بڑی بندرگاہوں میں ہوتا تھا۔[۲] اس وقت کھمبات کی کھاڑی میں یمن، عراق، ایران افریقہ، امریکا وغیرہ ملکوں کے تاجر بھی تجارت کرتے تھے۔ جن کا تعلق ان تینوں مولائیوں سے تھا۔ انہیں کے اثر سے کھمبات، بناس کانٹھا، سابرکانٹھا، کھیڑہ سمیت جنوبی صوبوں کے تاجروں نے اسلام قبول کیا۔[۳] بعد میں وہی بوہرہ فرقے والے کہلائے۔

راجہ سدھ راج جے سنگھ کے وزیر بھارمل تھے اور بھارمل کے بھائی تارمل تھے۔ انھوں نے مولائی عبداللہ، مولائی نورالدین کی کرامات کے اثر سے اسلام قبول کیا۔ بعد میں راجہ جے سنگھ کے علاوہ اس کے کئی فوجیوں اور رعایا نے بھی اسلام قبول کیا۔ اس وقت برہمنوں کی جو جنوئی اتاری گئی اس کا وزن ۲۶۰ رتل تھا۔[۴]

سدھ راج جے سنگھ کے لیے 'رسالہ بحرالبدایہ'[۵] میں سیّدی کھوج بن ملک صاحب (جن کی قبر مبارک گجرات کے کھیڑہ ضلع کے کپڑونج تعلقے میں ہے) نے بتایا ہے کہ سدھ راج جے سنگھ کا دارالحکومت پاٹن تھا۔ انھوں نے مولائی عبداللہ کے ہاتھوں پر دین اسلام قبول کیا تھا۔ اور اپنی موت تک اسلام پر کامل رہے۔ انہیں ان کے محل کے احاطے میں ہی دفنایا گیا۔ اس بات کا مختصر ذکر قوم بواہر کی ایک تاریخ 'مراعات احمدی' کے صفحہ ۸۷-۸۶ پر کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی راس مالا گجرات میں بھی اس کا ذکر ہے۔

سدھ راج جے سنگھ کی حکومت ۱۰۹۴ تا ۱۱۴۳ء (۴۸۷ تا ۵۳۷ ھ) بتائی گئی ہے۔

بھارمل کے بیٹے یعقوب کو گجرات میں اسلام کی تبلیغ کے لیے بھیجا گیا تھا۔ ان کی قبر مبارک پاٹن

۱- نسیم سحر، محرم ۱۴۲۴، ص ۲۳ ۲- نسیم سحر، ۱۴۲۴، ص ۳- نسیم سحر، ماہ رجب ۱۳۹۷ھ، ص ۳۴، ۳۵
۴- نسیم سحر، محرم ۱۴۲۴ء، ص ۲۳ ۵- ایضاً، ص ۲۵

میں ہے۔ تارمل کے بیٹے فخرالدین تھے جنھیں تبلیغ کے لیے راجستھان بھیجا گیا تھا۔ یہیں جنوبی راجستھان کے ڈونگر پور ضلع کے گلیا کوٹ قصبے میں بھیلوں سے ہوئی مڈبھیڑ میں انہیں اور ان کے بیٹے داؤد بھائی صاحب اور ان کے چار ساتھیوں کو شہید کیا گیا۔ ان سبھی کی قبریں گلیا کوٹ میں ہیں۔ موجودہ داعی ڈاکٹر سیدنا محمد برہان الدین تارمل کے وارثوں میں سے ہیں۔ بھارمل کے وارثوں میں سیدنا عبدِ علی سیف الدین ہیں جن کی قبر مبارک سورت میں ہے۔[۱] اس طرح گجرات میں 'دعوت الحق' یا 'دعوتِ فاطمی' کی شروعات سب سے پہلے گجرات کے کھمبات، پاٹن و سدھ پور میں ہوئی۔[۲] مگر دعوت کی گدی کئی برس تک احمد آباد میں رہی۔ فی الحال یہ ممبئی میں ہے۔

دوسرے فرقوں کی طرح بوہرہ فرقے میں بھی کئی شاخیں ہیں جیسے داؤدی، بوہرہ داؤدی، سلیمانی بوہرہ، علیاء بوہرہ، میمن بوہرہ وغیرہ، ۹۸۰ھ کے آس پاس گجرات میں ہندوستان کے تیسرے داعی سیدنا داؤد بن قطب شاہ بن خواجہ بن علی بن یونس برہان الدین کے وقت میں سلیمان کی بغاوت ہوئی۔ اس وقت سلیمان کے ماننے والے سلیمانی بوہرہ کہلائے اور داؤد بن قطب شاہ کے ماننے والے داؤدی بوہرہ کہلائے۔[۳]

داؤدی بوہرہ فرقے میں اسلام کے ہجری کلنڈر کے مطابق آنے والے مہینوں میں تمام تیوہار، عرس مبارک وغیرہ مذہبی عقیدے اور باہمی میل جول کے ساتھ روایتی انداز میں منائے جاتے ہیں۔ محرم ایک ایسا تیوہار ہے جسے عزاداری کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ راجستھان کے جنوب میں میواڑ اور باگڑ میں بھی اسے غم کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس حصے میں اودے پور، چتوڑ گڑھ، راج سمند، بانس واڑہ، ڈونگر پور، سلمبر وغیرہ آتے ہیں۔

عام مسلمان چاند کے مطابق رمضان کے روزے رکھتے اور عید کا تیوہار مناتے ہیں مگر داؤدی بوہرہ فرقے میں چاند نہ دیکھ کر ہجری کلینڈر میں درج تاریخ کے مطابق ہی سارے تیوہار وغیرہ منائے جاتے ہیں۔ ان میں محرم بھی شامل ہے۔ محرم ہجری سال کا پہلا مہینہ ہے۔ اسی ماہ سے نئے اسلامی سال کی شروعات ہوتی ہے۔ اسے بوہرہ فرقہ بڑے جوش و خروش کے ساتھ مناتا ہے۔ اس موقع پر ذی الحجہ کی آخری تاریخ یعنی ۲۹ تاریخ کو عشا کی نماز کے بعد خدا کی حمد و شکر ادا کر کے آنے والے سال کے لیے خوشی اور کامیابی کی دعا کی جاتی ہے۔ فرقے کے لوگ اپنے اپنے گھروں میں پڑوسیوں،

۱۔ نسیم سحر، ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ، ص ۲۱　۲۔ نسیم سحر، ذی قعد ۱۴۲۴ھ، ص ۵۳　۳۔ گلشن احمد آباد، ص ۲۲

رشتہ داروں اور جاننے والوں کو مدعو کرتے ہیں اور ایک بڑے تھال میں ۲۱، ۲۷، ۵۲، ۱۰۱ طرح کے پکوان سجا کر پیش کرتے ہیں۔ تھال میں نمک، خاک شفاء قرآن شریف، چاندی کا سکہ (جس پر اللہ یا پنجتن پاک میں سے کسی ایک کا نام نقش ہو) ناریل، دہی، طرح طرح کی مٹھائیاں، پھل، تلے ہوئے اور بھُنے ہوئے گوشت کے پکوان، بھنے یا پکے ہوئے مچھلی کے قتلے، میٹھا پان وغیرہ رکھتے ہیں۔ کھانا کھانے سے قبل بسم اللہ کہہ کر نمک چکھتے ہیں۔ اس کے بعد ہی کھانے کی شروعات کی جاتی ہے۔ نمک چکھنا اسلام میں سنت مانا جاتا ہے۔

محرم کی پہلی تاریخ ہجری سال کا پہلا دن ہوتا ہے۔ اسے ہنسی خوشی کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ مگر دوسری تاریخ سے دس محرم تک کربلا (عراق) میں حضرت امام حسینؑ اور ان کے خاندان کے لوگوں کو تین دن بھوکا پیاسا رکھ کر شہید کیے جانے کی یاد میں سوگ اور ماتم منایا جاتا ہے۔ اس دوران ۹ دنوں تک مسجدوں میں وعظ ہوتے ہیں۔ غم منانے، تبرک بانٹنے اور نیاز کی تیاریاں بوہرہ فرقہ دس دن پہلے سے ہی شروع کر دیتا ہے۔ مسجدوں کی صفائی اور رنگ روغن کا کام کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رنگ برنگی پنیوں یا روشنیوں سے مسجد کو سجایا جاتا ہے۔ محرم کے دس دنوں کے وعظ کے لیے عامل صاحب کے تخت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ مسجد میں قالینیں و جاز میں بچھائی جاتی ہیں۔ دس دنوں تک تبرک کی صورت میں شربت دودھ وغیرہ بانٹنے کے لئے اور شام کو نیاز کے کھانے کے لئے جماعت خانوں میں اناج اور دوسری چیزیں جمع کر کے رکھی جاتی ہیں۔ محلے میں جگہ جگہ سبیلیں بنائی جاتی ہیں۔

ہندوستان کے سبھی صوبوں میں جہاں جہاں بوہرہ فرقہ آباد ہے، وہاں وہاں وعظ کے لیے سیدنا کی جانب سے نمائندے کی شکل میں سیدنا کے گھرانے کے شہزادے بھائی صاحب، عامل صاحب وغیرہ بھیجے جاتے ہیں۔ وہی مسجدوں میں وعظ کرتے ہیں۔ جہاں سیدنا کے تشریف لانے اور وعظ کا اعلان ہوتا ہے وہاں خاص انتظام ہوتا ہے۔ اندرونی اور بیرونی ملکوں سے آنے والے فرقے کے لوگوں کے ٹھہرنے، کھانے پینے کا انتظام سیدنا صاحب کی جانب سے ہوتا ہے۔ سارا خرچ بھی وہی اٹھاتے ہیں۔ عارضی بینک اور دوا خانے کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ قوم کے اونچے طبقے کے لوگ اس کے لیے پاس جاری کروالیتے ہیں۔

ماہِ محرم کی دوسری تاریخ سے مسجدوں میں حضرت امام حسینؑ کی یاد میں وعظ کے سلسلے کی شروعات ہوتی ہے۔ یہ غم حضرت امام حسینؑ کی طرف سے کربلا میں اسلام کو آباد (باقی) رکھنے کے لئے اپنے

۷۲ ساتھیوں کے ساتھ شہید ہوجانے کے واقعے کی یاد کے طور پر منایا جاتا ہے۔ کیونکہ حضرت امام حسینؑ پیغمبر حضرت محمدؐ کے نواسے تھے وہ کسی بھی طرح سے بنو امیہ خاندان کے ظالم، شرابی حاکم یزید کی بیعت کرنے کو تیار نہ تھے۔ وہ یزید کی حکومت کے آگے سر جھکانے کے مقابلے میں اسلام کو زندہ و آباد رکھنے کے لئے شہید ہوجانا بہتر سمجھتے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ذلت کی زندگی سے عزت کی موت بہتر ہے۔

داؤدی بوہرہ فرقہ حضرت امام حسینؑ کی اسی یاد میں سادگی کے ساتھ اپنے روایتی لباس میں مردانہ جُبہ، پائجامہ، لمبا جامہ، پہن کر سر پر صافہ، یا ٹوپی پہن کر اور عورتیں برقع پہن کر مسجدوں میں جاتے ہیں۔ واعظ کا وقت صبح دس بجے سے دوپہر دو بجے تک ہوتا ہے۔ اس دوران سبھی مرد عورتیں مسجد میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ کر تخت پر بیٹھے بھائی صاحب یا جناب عامل صاحب سے وعظ سنتے ہیں۔

وعظ میں خاص طور سے اللہ اور اس کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا، اولیاء وائمہ (حضرت آدم، حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ، حضرت پیغمبر، پنجتن پاک، سیدناؤں و سیّدیوں) کے بیان کیے جاتے ہیں۔ ان میں ان کی پیدائش، طرز زندگی، حسن اخلاق، ایمانداری اور اسلام کے لیے کی گئی ان کی قربانیوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس دوران بیچ بیچ میں نوحے، مرثیے پڑھے جاتے ہیں، ساتھ ہی یا علی، یا حسن، یا حسین کہہ کر ماتم کر کے غم کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کی مصیبتوں کو یاد کر کے روتے ہیں۔ اس کے بعد فوراً دوپہر کی نماز ظہر و شام کی نماز عصر ایک ساتھ ادا کرتے ہیں۔ نماز کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔ مسجد سے باہر اور محلوں میں بنی سبیلوں میں شربت اور دودھ وغیرہ کا تبرک تقسیم کیا جاتا ہے۔

شام ۵ بجے سے رات ۸ بجے کے بیچ داؤدی بوہروں کی جانب سے جماعت خانوں میں نیاز (دعوت) کا انتظام ہوتا ہے۔ اس موقع پر پنجتن پاک، امام سید الشہدا پر درود وصلوٰات پڑھی جاتی ہے اور کھانے کی شروعات کی جاتی ہے۔ نیاز میں پہلے عورتوں اور بچوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ مرد بعد میں نیاز لیتے (کھاتے) ہیں۔ اس کے بعد مغرب وعشا کی نماز مسجدوں میں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہے۔ رات ۸ بجے کے بعد مسجدوں میں پھر مجلس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس موقع پر امام حسینؑ اور ان کے ساتھ شہید ہوئے رفیقوں کے نوحے، مرثیے پڑھے جاتے ہیں۔ ساتھ ہی سبھی عزاداروں کو اس میں شریک ہوکر ماتم کرنے اور رونے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ اس کے بعد تبرک کی شکل میں ناریل، شربت، دودھ، ملک شیک وغیرہ بانٹے جاتے ہیں۔

اسلامی تاریخ ،تاریخ طبری اور فتوحاتِ عاصم، کے مطابق ۶۱ ہجری میں محرم کی ۲ تاریخ کو حضرت امام حسینؓ نے اپنے سبھی ساتھیوں سے مشورہ کر کے کوفہ جانے کا ارادہ ترک کردیا۔ کیونکہ وہاں امام حسینؑ کی جانب سے بھیجے گئے اپنے نائب مسلم بن عقیل ان کے دو کمسن بیٹوں محمد اور ابراہیم اور ان کے وفادار بوڑھے ساتھی ہانی بن غروہ کو عین وقت پر قتل کر دیا گیا تھا۔ کوفہ کے لوگ ان سے پھر گئے اور دمشق کے حاکم یزید کی طرف ہو گئے تھے۔ اس لیے مدینہ کے لوگوں نے حضرت امام حسینؑ کو کوفہ نہ جانے اور کربلا جانے کا مشورہ دیا۔[۱]

محرم ۶۱ھ میں حضرت امام حسینؑ نے کربلا میں فرات ندی سے دور ایک ریگستانی میدان میں اپنا پڑاؤ ڈالا۔ ان کے ساتھ ان کے عزیز بیوی، بچے اور ۷۲ ساتھی تھے۔ دوسری طرف یزید کی فوج میں ہزاروں کی تعداد میں فوجی تھے۔ یزید نے اعلان کیا کہ جو کوئی امام حسینؑ کے ساتھیوں کے سر کاٹ کر اس کے پاس دمشق بھیجے گا اسے وہ تین ہزار درہم (دینار) کی رقم انعام کی شکل میں دے گا جبکہ حضرت امام حسینؑ کے سرِ مبارک کو کاٹ کر بھیجنے پر انعام کے طور پر دس ہزار دینار اور خراسان صوبے کا 'رے'' مُلک دیا جائے گا۔[۲] حضرت امام حسینؑ یزید کے اتنے بڑے لشکر کی تیاری اور سر کے کاٹنے کے اعلان سے گھبرائے نہیں۔ تب یزید کو یقین ہوگیا کہ امام حسینؑ پر اس کی سختی کا کوئی اثر نہیں ہورہا ہے۔ وہ کسی طرح سے بھی اس کی بیعت قبول نہیں کریں گے تو اس نے فرات ندی اور اس کے آس پاس پانی کے تمام ذرائع پر ناکہ بندی کرنے کا حکم جاری کردیا۔ فرات ندی سے کچھ دور جہاں امام حسینؑ کا کارواں خیمہ لگا کر ٹھہرا تھا وہاں زبردست چوکی بٹھادی گئی۔ ساتھ ہی اس نے کارواں کو ندی کے کنارے سے ہٹنے کو کہا۔ ماہِ محرم کی پانچ تاریخ کو حضرت امام نے اپنا کارواں وہاں سے ہٹا دیا اور 'ہادیہ' نام کے اُجاڑ مقام پر خیمے گاڑے جہاں دور دور تک پانی کا نام ونشان نہیں تھا۔ حضرت امام نے یہاں کنواں کھودا جہاں محرم کی پانچویں اور چھٹی تک پانی آیا پھر اپنے آپ بند ہوگیا۔[۳]

حضرت امام حسین اور ان کے قافلے پر جب پانی بند ہوا اسے قیامت مان کر داؤدی بوہرہ فرقے کے لوگ محرم کی سات سے دس تاریخ تک خاص غم مناتے ہیں۔

محرم کی ۶ سے ۱۰ تاریخ تک داؤدی بوہروں کی جانب سے منعقد وعظوں میں پنجتن پاک کی شہادت کے بیان کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ وعظ کے درمیان پنجتن پاک کے قافلے کے ایک شہید

۱۔ مولوی غلام حسین کٹھارے والا۔ سید الشہدا، حضرت امام حسینؑ، ص ۱۰۰
۲۔ ایضاً، ص ۱۱۳
۳۔ ایضاً، ص ۱۱۴

کی شہادت پہلے پڑھی جاتی ہے جس میں خاص کر حضرت امام حسینؑ کے شہزادے ہمشکل پیغمبر علی اکبر کی اور دوپہر کو دو بجے سے ڈھائی بجے کے بیچ حضرت محمد صاحب کی وفات کا ذکر ہوتا ہے۔

محرم کی سات تاریخ کو خاص سوگ مناتے ہوئے بوہرہ فرقہ کے لوگ زیادہ اچھے لباس نہ پہن کر سادگی سے رہتے ہیں۔ پہلے وعظ میں حضرت امام حسینؑ کے سوتیلے بھائی حضرت عباس علمدار کی شہادت اور دوسرے وعظ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دختر حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت پڑھی جاتی ہے۔ ۸ تاریخ کو ہونے والے وعظ میں پہلے امام حسینؑ کے ننھے شہزادے حضرت علی اصغر اور بعد میں حضرت علی مشکل کشا کی شہادت پڑھی جاتی ہے۔ ۹ تاریخ کے وعظ میں پہلے حضرت امام حسنؑ کے شہزادے عبداللہ (دولہا قاسم) اور بعد میں حضرت امام حسنؑ کی شہادت پڑھی جاتی ہے۔

ان سبھی وعظوں کے درمیان بیچ بیچ میں نوحے مرثیے پڑھے جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ زور زور سے ماتم کرتے ہوئے سید الشہداء پر آئی مصیبتوں کو یاد کرکے رویا جاتا ہے۔ وعظ ختم ہونے کے بعد ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھائی جاتی ہے۔ اس کے بعد سبھی لوگ مسجد سے باہر آتے ہیں۔ محلے میں جگہ جگہ بنی سبیلوں میں شربت، مِلک شیک، گرم دودھ، کافی وغیرہ تبرک کی شکل میں پیش کیا جاتا ہے۔

ان سبیلوں میں خاص سجاوٹ کی جاتی ہے۔ سبیلوں کو بانس کے ڈنڈوں سے بنایا جاتا ہے۔ ان پر لال اور ہرے کپڑے کو لپیٹ کر کپڑوں کی جھالروں، رنگ برنگی پنیوں اور روشنیوں اور پنجتن پاک کی تختیوں سے سجایا جاتا ہے۔ وہاں ایک گولک بھی رکھی جاتی ہے۔ جس میں عزاداری کرنے والے اپنی حیثیت کے مطابق حضرت امام حسینؑ کے نام پر پیسے ڈالتے ہیں۔ انہیں پیسوں سے تبرک بانٹا جاتا ہے۔

سات، آٹھ سال قبل جنوبی راجستھان کے ان تمام ضلعوں میں عورتیں شام چار بجے کے قریب مجلسیں پڑھتی تھیں۔ یہ مجلسیں محلوں میں جگہ جگہ طے کیے گئے گھروں میں ہوتی تھیں۔ ان گھروں کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی جہاں کی عورت حال ہی میں بیوہ ہوگئی ہو اور وہ ساڑھے چار ماہ کی عدت[1] میں بیٹھی ہو۔ اسی کے گھر مجلس کی جاتی تھی۔ یہ مجالس دو محرم سے ۲۰ صفر (چہلم) تک ہوتی تھیں۔ آج کل عورتوں کی یہ مجلسیں دو محرم تک نہیں ہوتیں بلکہ ۱۱ محرم سے ۲۰ صفر (چہلم) تک ہوتی ہیں۔

۱- عدت۔ داؤدی بوہرہ فرقے میں کسی عورت کے شوہر کی موت پر وہ تیجے کی فاتحہ کے بعد سفید کپڑے پہن کر کسی کونے میں بیٹھتی ہے۔ اس زمانے میں وہ سب (خصوصاً ناک کا) زیور اتار دیتی ہے۔ پھر چاہے کوئی زیور پہنے نہ پہنے مگر ناک کا زیور کبھی نہیں پہن سکتی۔ عدت کے دوران سارے گھر کے دروازوں، کھڑکیوں پر سفید پردے ڈال دیئے جاتے ہیں۔ وہ آسمان نہیں دیکھ سکتی اور اپنے بیٹے پوتے دھیوتے کے علاوہ کسی مرد کو نہیں دیکھ سکتی۔

دو سے ۹ محرم تک صبح وعظ کے علاوہ شام ۵ بجے کے قریب مغرب کی نماز تک جنوبی راجستھان کے اودے پور، ڈونگر پور، چتوڑ گڑھ، بانس واڑہ، سلمبر، وغیرہ میں حضرت امام حسینؑ اور ان کے ۷۲ ساتھیوں کی یاد میں 'نیازِ حسین' ہوتی ہے جس میں گوشت سے بنے کھانوں کے علاوہ مٹھائیاں اور آئس کریم پیش کی جاتی ہے۔ ان پر صلوٰۃ پڑھی جاتی ہے۔

اس عوامی کھانے میں عورتوں اور بچوں کو کھانا کھلانے کے بعد ہی مرد کھانا کھاتے ہیں۔ اس موقع پر مردوں اور عورتوں کو قومی لباس پہن کر آنے کا پابند کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد مغرب وعشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ داؤدی بوہرہ فرقہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کرتا ہے۔

نماز کے بعد رات ۸ یا نو بجے مسجدوں میں پھر مجلسیں ہوتی ہیں۔ جن میں مرد، عورتیں اور بچے ایک ساتھ اپنے مخصوص لباس میں ادب کے ساتھ بیٹھ کر ماتم کرتے ہیں اور نوحے مرثیے پڑھ کر سوگ مناتے ہیں۔ دس محرم (عاشورہ) کی رات کو سبیلوں پر عامل صاحب بسم اللہ لکھتے ہیں۔ اس موقع پر شربت اور دودھ تبرک کی شکل میں بانٹا جاتا ہے۔

دس محرم کے روز حضرت امام حسینؑ کے قافلے کے لوگ کربلا میں بھوکے پیاسے رہ کر شہید ہوئے تھے۔ اس لیے ان کی بھوک اور پیاس کو یاد کرتے ہوئے عزاداری منانے والے روزہ 'فاقہ' یا 'لاگھن' کی نیت سے کرتے ہیں۔ اس روز صبح ۱۰ بجے سے ایک بجے تک وعظ ہوتے ہیں۔ وعظ میں عامل صاحب تخت پر بچھی گدی کو ہٹا کر صرف ایک کپڑا بچھا کر وعظ کرتے ہیں جس میں کربلا کے شہیدوں کے ذکر کے علاوہ خاص طور سے سیدنا قطب الدین شہید[۱] جن کی درگاہ احمد آباد میں ہے، ان کی شہادت پڑھ کر ماتم منایا جاتا ہے۔ ساتھ شہید ہوئے ساتھیوں کے بارے میں تقریریں ہوتی ہیں اور ان کا بھی غم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد سیدی فخرالدین شہید[۲] جن کی درگاہ راجستھان کے ڈونگر پور

۱۔ سید قطب الدین شہید قدس سرہٗ کے ۳۲ ویں اور ہندوستان میں ۷ ویں داعی ہیں۔ آپ کے وقت میں داعی کی گدی احمد آباد میں تھی۔ تخت نشینی شوال ۱۰۵۴ھ کو ہوئی۔ ایک برس آٹھ مہینے دعوت کو سنبھالا، پھر شہید ہوئے۔ ان کا پورا نام قطب شان قطب الدین تھا۔ پیدائش ۳۰ ذی الحج ۹۸۰ھ میں ہوئی۔ گلشن احمد آباد، ص ۲۶، نسیم سحر جمادی الآخر ۱۴۲۶ء، ص ۱۳ میں سیدنا قطب الدین شہیدؒ..... میں بتایا گیا ہے کہ جب دہلی میں مغل بادشاہ شاہجہاں نے اپنے بیٹے اورنگ زیب کو گجرات کی صوبے داری دی تو اورنگ زیب نے اپنے استاد عبدالقوی اعتماد خاں کے کہنے پر قاسم نام کے کسی شاہی عہدے دار کی قیادت میں سیدنا قطب الدین کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اس طرح انہیں (۱۶۴۶) ۲۷ جمادی الاول ۱۰۵۶ھ کو احمد آباد کے کرنج کے میدان میں شہید کر دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اورنگ زیب سنی فرقے کا کٹر حامی تھا۔

۲۔ یہ بوہرہ فرقہ موجودہ داعی ڈاکٹر سیدنا محمد برہان الدین کو اپنا داعی نہیں مانتا۔ یہ داؤدی بوہروں کی طرح ہی محرم مناتے ہیں مگر اس موقع پر کالے کپڑے پہنتے ہیں۔ ان کی عورتیں برقعہ نہیں پہنتیں بلکہ بوہرہ فرقے کی روایتی پوشاک گھاگھرا، بلاؤز اور اوڑھنی پہنتی ہیں۔ یہ لوگ میثاق نہیں دیتے۔

ضلع کے گلیا کوٹ قصبے میں ہے ان کی شہادت پڑھ کر ماتم منایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ظہر کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ اس موقع پر زیارت حضرت امام حسینؑ کی خاص نماز پڑھی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سیدنا طاہر سیف الدین، ڈاکٹر سیدنا محمد برہان الدین کی بھی دو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔ ساتھ ہی 'وصیلے' اور ماتم کیئے جاتے ہیں۔ عصر کی نماز سے پہلے انبیاء، اولیاء، ائمہ کو یاد کیا جاتا ہے اور دعوت الحق کے دشمنوں پر لعنت بولی جاتی ہے۔ جس میں سبھی عزادار ساتھ دیتے ہیں۔

شام چار بجے پھر دوسرا وعظ منعقد کیا جاتا ہے۔ مرثیہ پڑھنے والے مرد عامل صاحب کے گھر اکٹھا ہوتے ہیں۔ وہاں سے وہ انہیں مسجد تک لے جاتے ہیں۔ اس دوران وہ پورے راستے مرثیے پڑھ کر ماتم کرتے جاتے ہیں۔ اس موقع پر اودے پور میں داؤدی بوہرہ فرقے کے یوتھ فرقے کے لوگ ایک جلوس نکالتے ہیں اس میں وہ کالے کپڑے پہنتے ہیں۔ ان کی سبیلیں بھی کالے کپڑوں سے بنی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ گھوڑے، اونٹ وغیرہ کی سواریاں نکالتے ہیں۔ جن میں مرد تلوار، ڈھال، چھڑی، برچھی وغیرہ ہاتھ میں لے کر چلتے ہیں۔ ان کے ماتھے پر لگی ٹوپی پر زری زردوزی کے ورق سے 'یا حسینؑ'، یا علی، یا عباس، یا حسن وغیرہ لکھا ہوتا ہے۔ یہ لوگ بھی مرثیے پڑھتے ہوئے مسجد تک جاتے ہیں۔

شام چار بجے والے وعظ میں جو مغرب تک جاری رہتا ہے، عامل صاحب کربلا کے شہیدوں پر تقریریں کرتے ہیں۔ ان میں خاص طور سے حضرت مسلم بن عقیل، ان کے دوست ہانی بن عروہ، حضرت مسلم کے دونوں شہزادوں، حضرت حُر، ان کے بھائی مسائب، اُن کے فرزند علی، ذہیر بن حسان، حبیب ابنِ مظاہر، ذہیر بن قین، حضرت زینب کے دو فرزندوں عون و محمد، حضرت امام حسنؑ کے دو بیٹوں عبداللہ اور قاسم، وحضرت عباس علمدار اور ان کے بھائیوں، حضرت علی اکبر، حضرت علی اصغر اورحضرت امام حسینؑ کی شہادتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ساتھ ہی مرثیے اور نوحے پڑھے جاتے ہیں۔ اس درمیان عزادار ''یا حسین، یا علی'' کہہ کر زور زور سے روتے ہیں اور ماتم کرتے ہیں۔ اس وقت مسجد میں ایسا غمگین ماحول ہوجاتا ہے کہ اگر کوئی وہاں آجائے تو اس ماحول کو دیکھ کر زار زار رونے لگے۔

مغرب کی نماز کا وقت ہونے پر مغرب کی نماز ادا کی جاتی ہے۔ اس کے بعد روزہ خاکِ شفا سے کھولا جاتا ہے۔ اس موقع پر افطاری (فاقہ شکنی) میں پالک اور روٹی کھائی جاتی ہے۔ مسجد میں پالک کی سبزی اور روٹی کے پیکٹ دیئے جاتے ہیں اور، چائے بانٹی جاتی ہے۔ اس کے بعد نیاز حسینؑ کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں حلیم، کدو کی سبزی اور روٹی پیش کی جاتی ہے۔

محرم کے ان نو دنوں میں اس فرقے کے لوگ سادگی اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ تڑک بھڑک کے کپڑے نہیں پہنتے۔ عورتیں میک اپ نہیں کرتیں نہ زیورات پہنتی ہیں۔ تمام لوگ دنیاداری کے کاموں اور فضولیات سے دور رہتے ہیں۔ جنابت پر پابندی ہے۔ کئی گھروں میں ۹ روز تک ٹی وی پر پروگرام اور فلمیں نہیں دیکھی جاتیں۔ نہ گانے سنے جاتے ہیں۔ بوہرہ فرقے میں تعزیے نہیں نکالے جاتے لیکن تعزیوں کے لیے پوری عقیدت رکھی جاتی ہے۔ لوگ حضرت امام حسینؓ کے نام پر چندہ دیتے ہیں۔ 'منوتی' دینے والے اپنے خرچ سے تعزیے بنواتے ہیں اور نکالتے ہیں۔

چہلم کا روز حضرت امام حسینؓ اور ان کے ۷۲ شہداء کے شہید ہونے کے ۴۰ دن پورے ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے۔ اس روز بھی فرقے کی مسجدوں میں صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک وعظ ہوتا ہے۔ شام چار بجے خواتین کی مجلسیں ہوتی ہیں۔ اس کے بعد چہلم کی نیاز کی جاتی ہے۔

محرم کے موقع پر ہونے والے تمام وعظوں میں بیان شہادت کے علاوہ ، اصولی زندگی، بھائی چارہ، انسانیت اور وطن کے لیے وفاداری کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ساتھ ہی عالم انسانیت میں امن و چین قائم رہے اس کے لیے بھی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔